بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

جنگ بدر کی تیاری کے حالات و واقعات اور صحابہ کرامؓ کی
اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی والہانہ اطاعت کا ایمان افروز بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23؍جون 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، لندن (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ گذشتہ خطبے میں بیان ہوا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے مخبروں نے جب یہ اطلاع دی کہ قریش کا لشکر تجارتی قافلے کے بچاؤ کے لیے بڑھا چلا آرہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو صورتحال سے آگاہ کیا اور مشورہ طلب کیا۔

حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد حضرت مقداد بن عمروؓ نے کہا کہ ہم ایسا جواب نہ دیں گے جس طرح بنی اسرائیل نے موسیٰؑ کو دیا تھا

کہ فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ یعنی جا تُو اور تیرا ربّ دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے بلکہ ہم آپؐ کے ساتھ ہیں جو بھی آپؐ فیصلہ کریں اور آپؐ کے ساتھ مل کر آپؐ کی معیت میں دشمن کے ساتھ جنگ کریں گے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اگر آپ ہمیں برک الغماد تک بھی لے جائیں تو ہم آپ کے ساتھ چلیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر انہیں کلمہ خیر سے نوازا اور اُن کے لیے دعا فرمائی۔

ایک مصنف نے یہ لکھا ہے کہ برک الغماد مکہ کے جنوب میں کم و بیش چار سو تیس کلو میٹر کے فاصلے پر عام شاہراہ سے ہٹ کر دور دراز مقام تھا جو سفر کی دوری اور مشکل کے لئے بطور محاورہ بولا جاتا۔ مطلب یہ کہ جتنی مرضی دور تشریف لے جائیں ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔

حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت مقدادؓ تینوں مہاجرین میں سے تھے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ انصار کی رائے طلب کریں۔

حضرت سعد بن معاذؓ نے کہا کہ ہم آپؐ پر ایمان لے آئے ہیں اور آپؐ کے دین کی گواہی دی ہے اور ہم نے آپؐ کا حکم سننے اور اُس کو بجالانے کا وعدہ کیا ہے اس لیے آپؐ ہمیں جہاں لے جائیں ہم چلنے کے لیے تیار ہیں۔

پس اللہ کی برکت پر آپؐ ہمارے ساتھ روانہ ہو جائیں۔ بہر حال حضرت سعدؓ کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے دو گروہوں (شام کا تجارتی قافلہ یا کفار مکہ کے لشکر) میں سے ایک پر غلبہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ میں وہ جگہ دیکھ رہا ہوں جہاں دشمن کے آدمی قتل ہو کر گریں گے۔

صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر آپ کو پہلے سے لشکر قریش کی اطلاع تھی تو آپ نے ہم سے مدینہ میں ہی جنگ کے احتمال کا ذکر کیوں نہ فرمادیا کہ ہم کچھ تیاری تو کر کے نکلتے۔۔ مگر باوجود اس خبر اور اس مشورے کے اور باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس خدائی بشارت کے کہ ان دو گروہوں میں سے کسی ایک پر مسلمانوں کو ضرور فتح حاصل ہو گی ابھی تک مسلمانوں کو معین طور پر یہ معلوم نہیں ہوا تھا کہ ان کا مقابلہ کس گروہ سے ہو گا اور وہ ان دونوں گروہوں میں سے کسی ایک گروہ کے ساتھ مڈھ بھیڑ ہو جانے کا امکان سمجھتے تھے اور طبعاً کمزور گروہ یعنی قافلے کے مقابلے کی زیادہ خواہشمند تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ بدر کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کا مشورہ چاہتے تھے۔ انصار کے ذہن میں یہ تھا کہ لڑنے والے مکہ کے لوگ ہیں اور وہ کوئی مشورہ دیں گے تو مہاجرین یہ سمجھیں گے کہ یہ ہمارے بھائیوں اور رشتے داروں سے لڑنے کا کہہ رہے ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بار بار فرمانے کے بعد آخر انصار نے اپنی ہچکچاہٹ کا ذکر کرنے کے بعد مشورہ دیا کہ ہم ہر حال میں آپؐ کے ساتھ ہیں۔ انصار کے مشورہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے اور بدر کے قریب نزول فرمایا۔ کچھ دیر بعد آپؐ اور حضرت ابو بکرؓ نکلے اور ایک عربی بوڑھے کے پاس جاکر رُک گئے اور قریش کے متعلق دریافت فرمایا۔ بوڑھے نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ فلاں دن روانہ ہو چکے ہیں اور اگر یہ درست ہے تو اس وقت وہ اس مقام پر ہوں گے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قریش فلاں دن روانہ ہوئے ہیں اور اگر یہ درست ہے تو وہ فلاں مقام پر ہوں گے۔ بوڑھے کے پوچھنے پر کہ آپ لوگ کون ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی حکمت سے جواب دیا کہ ہم پانی سے ہیں۔ یہ غالب امکان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے چشمے کا حوالہ دیا ہو۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

واپس آنے کے بعد شام کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو چند دیگر صحابہ کے ہمراہ بدر کے چشمے کی طرف روانہ فرمایا تاکہ دشمن کی مزید خبریں لا سکیں۔ وہ دو افراد کو پکڑ لائے جنہوں نے بتایا کہ قریش نے ہمیں پانی لانے بھیجا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ بہت سے قریش اس پہاڑی کے پیچھے موجود ہیں اور وہ کسی دن نَو اور کسی دن دس اونٹ ذبح کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ لگایا کہ وہ لوگ نَو سو اور ایک ہزار کے درمیان ہیں۔ پھر انہوں نے قریش کے کئی سرداروں کے نام بتائے جو اس لشکر میں شامل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر گوشے نکال کر ڈال دیے ہیں۔ یہ نہایت دانشمندانہ اور حکیمانہ الفاظ تھے جو آپؐ کی زبان مبارک سے بے ساختہ نکلے جس کی وجہ سے صحابہ کے دل مضبوط ہو گئے کہ خدا نے ان کو یقیناً فتح عطا کرنی ہے۔

اس موقع پر حضرت حباب بن منذرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپؐ نے حکم الٰہی سے اس جگہ قیام کیا ہے یا صرف آپؐ کی رائے یا جنگی چال ہے؟

آپؐ نے فرمایا کہ جنگی چال ہے۔ تب انہوں نے عرض کیا کہ یہ جگہ مناسب نہیں بلکہ دشمن کے پانی سے قریب ترین جگہ پر قیام کیا جائے اور تمام کنویں بند کر دیے جائیں اور اپنے لیے ایک حوض میں پانی بھر دیا جائے اور ہم دشمن سے مقابلہ کرتے ہیں تو ہمارے لیے پانی میسر ہو گا اور دشمن پانی سے محروم ہو گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مشورہ کو پسند فرمایا اور دشمن کے قریب ترین کنویں پر پڑاؤ ڈال کر باقی کنویں بیکار کر دیے اور ایک حوض بنا کر اُسے پانی سے بھر دیا گیا۔ سعد بن معاذؓ رئیس اوس کی تجویز پر میدان کے ایک حصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سائبان تیار کیا اور آپؐ کی سواری بھی وہاں باندھ دی۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپؐ یہاں قیام کریں اور ہم لڑیں گے اگر ہمیں شکست ہوئی تو آپؐ اس سواری پر مدینہ پہنچ جائیں وہاں ہمارے بھائی آپؐ کی حفاظت کریں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ اس بارے میں فرماتے ہیں کہ جب بدر کے میدان میں پہنچے تو صحابہؓ نے مشورہ کر کے آپؐ کو ایک اونچی جگہ پر سائبان میں بٹھا دیا اور سب سے تیز رفتار اونٹنی وہاں باندھ دی اور کہا کہ

ہم تھوڑے ہیں اور دشمن بہت زیادہ ہے۔ ہمیں اپنی موت کا کوئی غم نہیں ہمیں آپؐ کا خیال ہے۔ ہم اگر مر گئے تو اسلام کا کچھ نقصان نہیں ہو گا لیکن آپؐ کے ساتھ اسلام کی زندگی وابستہ ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم آپؐ کی حفاظت کا سامان کر دیں۔ اگر خدانخواستہ ہم ایک ایک کر کے شہید ہو جائیں تو اس اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ پہنچ جائیں وہاں ہمارے بھائی آپ کی حفاظت کریں گے۔

بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ان کی بات مانی اور نہ مان سکتے تھے لیکن یہ صحابہؓ کا ایک جذبہ تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ صحابہ میں سب سے زیادہ بہادر اور دلیر حضرت ابو بکرؓ تھے۔

جنگ بدر میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک علیحدہ چبوترہ بنایا گیا تو حضرت ابو بکرؓ فوراً ننگی تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور اس خطرے کے موقع پر آپؐ کی حفاظت کا کام سرانجام دیا۔

صبح کے وقت جب قریش آگے بڑھے تو آپؐ نے خدا کے حضور دعا فرمائی کہ

اے اللہ! تُو نے جو نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اُسے پورا کر اور آج ہی ان کا خاتمہ کر دے۔

جب قریش بدر کے میدان میں اُترے تو اُن میں سے ایک گروہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر آکر پانی پینے لگا۔ اُن میں حکیم بن حزام بھی شامل تھے۔ اُس دن اُس حوض سے جس نے بھی پانی پیا وہ سب قتل ہوئے سوائے حکیم بن حزام کے جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔ قریش کے آنے سے قبل آپؐ نے صحابہ کی صف بندی کروائی۔ آپؐ تیر کے ساتھ اشارہ کر رہے تھے۔ مصعب بن عمیرؓ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ صفوں کے جائزے کے دوران جب آپؐ کا گزر سواد بن غزیہؓ کے پاس سے ہوا تو وہ صف سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ آپؐ نے اُن کے پیٹ پر تیر لگا کر فرمایا کہ سیدھے ہو جاؤ۔ سوادؓ نے کہا کہ آپؐ نے مجھے تکلیف دی ہے مجھے بدلہ دیں۔ آپؐ نے پیٹ سے کپڑا اُٹھا کر فرمایا بدلہ لے لو۔

حضرت سوادؓ آپؐ سے بغل گیر ہو گئے اور آپؐ کے جسم کا بوسہ لینے لگے اور کہا کہ میں نے چاہا کہ آپؐ کے ساتھ میرے آخری لمحات اس طرح گزریں کہ میرا جسم آپؐ کے جسم مبارک کے ساتھ مَس کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے دعائے خیر فرمائی۔ یہ تھے محبت و عشق کے نظارے۔ باقی انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

حضور انور نے آخر میں مکرم قاری محمد عاشق صاحب سابق استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ و پرنسپل و نگران مدرسۃ الحفظ ربوہ اور سعودی عرب کی ایک جیل میں دوران اسیری وفات پانے والے مکرم نور الدین الحصنی صاحب آف شام کی وفات پر دونوں مرحومین کے حالات زندگی اور جماعتی خدمات کا تفصیل سے تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ، یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔